بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۵۴۲

روزنامہ
الفضل ربوہ

یوم شنبہ — ایڈیٹر روشن تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰	۱۷ وفا ۱۳۴۵ ہش ۲۷ ربیع الاول ۱۳۸۶ھ ۱۷ جولائی ۱۹۶۶ء	نمبر ۱۶۴

اخبار احمدیہ

—٭ ربوہ ۱۶ جولائی۔ گزشتہ شب اور آج صبح ٹیلیفون لائن خراب ہونے کے باعث حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق مری سے فون پر کوئی اطلاع نہیں مل سکی۔ احباب حضور کی صحت و سلامتی کیلئے بالالتزام دعائیں کرتے رہیں۔

—٭ ربوہ ۱۶ جولائی۔ کل یہاں نماز جمعہ امیر مقامی محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے پڑھائی آپ نے سورۃ الروم کی آیت مُنِيبِينَ إِلَيْهِ وَاتَّقُوهُ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ کی تفسیر بیان فرما کر نماز باجماعت کی اہمیت پر ایک نہایت پُراثر خطبہ ارشاد فرمایا۔ خطبہ کے دوران آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پُرمعارف تحریرات کی روشنی میں واضح فرمایا کہ احمدی ہونے کی حیثیت میں ہمارا امتیازی شعار پنج وقتہ نماز باجماعت کی بالالتزام ادائیگی ہے۔ در حقیقت ہمارے احمدی ہونے کا پہلا نشان یہی ہے۔ آپ نے احباب جماعت کو پورے تعہد کے ساتھ روزانہ پانچوں نمازیں مسجدوں میں ادا کرنے کی نہایت پُرزور اور پُراثر انداز میں تلقین فرمائی۔

—٭ ربوہ ۱۶ جولائی۔ حضرت قاضی محمد عبد اللہ صاحب جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ۳۱۳ اصحاب کبار میں شمولیت کا خصوصی شرف حاصل ہے اور جو اس گروہ مقدس کی آخری یادگار کی حیثیت رکھتے ہیں۔ گزشتہ ایک سال سے ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے بیمار ہیں۔ طبیعت میں پریشانی اور گھبراہٹ بہت رہتی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت قاضی صاحب موصوف کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

—٭ کوئٹہ (بذریعہ ڈاک) محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس آجکل کوئٹہ میں قیام فرما ہیں۔ دوستوں کی طرف سے آپ کے نام دعا کے لئے جو خطوط موصول ہوتے ہیں۔ آپ سفر پر ہونے کی وجہ سے ان کا جواب دینے سے قاصر ہیں تاہم آپ دعا سب کے لئے کرتے ہیں۔ آپ دوستوں سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ بھی آپکو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ آپ کا ڈاک کا پتہ درج ذیل ہے۔

معرفت "الشیخ کریم بخش اینڈ سنز"
شارع اقبال کوئٹہ

حضرت ام مظفر احمد صاحبہ مدظلہا کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۶ جولائی۔ حضرت ام مظفر احمد صاحبہ مدظلہا کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہو رہی ہے۔ بفضلہ تعالیٰ بخار نہیں ہے اور بھوک بھی اب پہلے سے زیادہ لگتی ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ایمان ایک قوت ہے جو سچی شجاعت اور ہمت انسان کو عطا کرتا ہے

اِس کا نمونہ ہمیں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زندگیوں میں نظر آتا ہے

"ایمان ایک قوت ہے جو سچی شجاعت اور ہمت انسان کو عطا کرتا ہے۔ اس کا نمونہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زندگی میں نظر آتا ہے جب وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوتے تو وہ کونسی بات تھی جس نے یہ باور کرایا کہ اس طرح پر ایک بیکس ناتواں انسان کے ساتھ ہو جانے سے ہم کو ثواب ملے گا۔ ظاہری آنکھ تو اس کے سوا کچھ نہ دکھاتی تھی کہ اس ایک کے ساتھ ہونے سے ساری قوم کو اپنا دشمن بنالیا ہے جس کا نتیجہ صریح یہ معلوم ہوتا تھا کہ مصائب اور مشکلات کا ایک پہاڑ ٹوٹ پڑے گا اور وہ چکنا چور کر ڈالیگا اسی طرح پر ہم ضائع ہو جائیں گے۔ مگر کوئی اور آنکھ بھی تھی جس نے ان مصائب اور مشکلات کو ہیچ سمجھا تھا اور اس راہ میں مرجانا اس کی نگاہ میں ایک راحت اور سرور کا موجب تھا اس نے وہ کچھ دکھایا تھا جو ان ظاہربین آنکھوں کے نظارہ سے نہاں در نہاں اور بہت ہی دور تھا۔ وہ ایمانی آنکھ تھی اور ایمانی قوت تھی جو ان ساری تکلیفوں اور دکھوں کو بالکل ہیچ دکھاتی تھی۔ آخر ایمان ہی غالب آیا اور ایمان نے وہ کرشمہ دکھایا کہ جس پر ہنستے تھے جس کو ناتواں اور بیکس کہتے تھے اس نے ایمان کے ذریعہ ان کو کہاں پہنچا دیا۔ وہ ثواب اور اجر جو پہلے مخفی تھا پھر ایسا آشکار ہوا کہ اس کو دنیا نے دیکھا اور محسوس کیا کہ ہاں یہ اسی کا ثمرہ ہے۔ ایمان کی بدولت وہ جماعت صحابہ کی نہ تھکی اور نہ ماندہ ہوئی بلکہ قوت ایمانی کی تحریک سے بڑے بڑے عظیم الشان کام کر دکھائے اور پھر بھی کہا تو یہی کہا کہ جو حق کرنے کا تھا نہیں کیا۔ ایمان نے ان کو وہ قوت عطا کی کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں سر کا دینا اور جانوں کا قربان کر دینا ایک ادنیٰ سی بات تھی" (الحکم ۱۷ جنوری ۱۹۰۱ء)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۷ جولائی ۱۹۶۶ء

احیائے اسلام کی حقیقت

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سب سے عظیم کارنامہ جو آپ نے مسلمانوں کی اصلاح کے متعلق سرانجام دیا وہ یہی ہے کہ آپ نے عبادت کے بے جان تن میں حقیقت کی روح پھونک دی ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے لیکچر "احمدیت کا پیغام" میں آپ کا سب سے عظیم کارنامہ اسی کو ٹھہرایا ہے۔ جیسا کہ ہم بھی پہلے اداریہ میں بتا چکے ہیں۔

دوسرے مذاہب تو پہلے ہی بے جان ہو چکے ہوئے تھے۔ اور ان ادیان میں صرف عبادت الٰہیہ کا قشر رہ گیا ہوا تھا۔ عیسائیوں۔ بودھوں اور برہمی مذہب کے پیروؤں میں یہودیوں کی طرح عبادت کے متعلق خالی خولی ظاہری رسومات ہی رہ گئی تھیں ان مذاہب کے پیرو ان ظاہری رسومات کی سختی سے پابندی کرتے تھے مگر ان کے دل ان کی روحیں عرفان اور خدا شناسی سے ناآشنا تھے۔ ان مذاہب میں ایک فرقہ مذہبی پیشواؤں کا ایسا پیدا ہو گیا ہوا تھا کہ جو بظاہر تو مذہب کے بڑے دلدادہ نظر آتے تھے۔ مگر درحقیقت وہ پوجا پاٹ محض اس لئے پابندی سے سرانجام دیتے تھے کہ اس کے ذریعہ ان کی روزی کا سامان ہوتا رہے۔ جیسا کہ معلوم ہے عیسائیوں میں گناہوں کی معافیاں "قیمتاً" فروخت ہوتی تھیں۔ اور اب بھی رومن کیتھولک میں اقبال جرم کا طریق رائج ہے۔ ہندوؤں نے برہمنوں نے دیوتاؤں پر مال و دولت کے چڑھاوے ایجاد کر رکھے تھے۔ لوگ بتوں پر چڑھاوے چڑھاتے اور پروہت ان سے گلچھرے اڑاتے۔ اسی طرح دوسرے مذاہب کا حال ہو رہا تھا۔

افسوس ہے کہ اگرچہ مسلمانوں میں باقاعدہ بت پرستی پھر کبھی نہیں آئی۔ مگر مسلمان پیشواؤں نے بھی تقریباً اسی قسم کے طریقے اختیار کر لئے جس طرح کے طریقے بت پرستوں نے مال و دولت سمیٹنے کے لئے اختیار کئے ہوئے تھے۔ چنانچہ بزرگوں کے مزاروں پر مجاور متصرف تھے۔ نادان لوگ مزاروں پر چڑھاوے چڑھاتے اور ان سے مجاور عیش و عشرت کی زندگی بسر کرتے۔ لاکھوں کروڑوں روپوں کی جائدادیں مزارات کے ساتھ وقف ہیں۔ یہ تو مزارات کی حالت ہے۔ مساجد کے مولوی بھی محض عبادات اپنے مفاد کے لئے کرتے تھے۔ مساجد ایک زمانہ میں مسلمانوں کے لئے علم و فضل کے حصول کے ادارے ہوتے تھے۔ مگر آخرکار یہ امام الصلوٰۃ یا متولیوں کے لئے ذریعہ آمدنی بنتی چلی گئیں۔ اور جو خاندان متولی ہوتا۔ اس کی افزائش اولاد کے ساتھ ساتھ آمدن کے حصے بخرے ہوتے تھے۔

عوام ان لوگوں کے ماتحت تھے۔ ظاہر ہے کہ جب پیشواؤں کا یہ حال تھا تو عوام کی تعلیم و تربیت کس طرح صحیح ہوتی۔ چنانچہ ان لوگوں نے اپنے مفاد کے لئے جس طرح کی عادات ان میں ڈالیں۔ اسی طرح کے ان کے رجحانات ہوتے چلے گئے اور دین کی حقیقی روح ختم ہو کر صرف عبادات کا قشر یعنی چھلکا ہی رہ گیا۔ پنج وقتہ نماز تو لوگ پڑھتے اور رمضان کے روزے بھی بڑے اہتمام سے رکھتے۔ مگر اس عبادت میں کوئی لطف کوئی حقیقت کوئی روح باقی نہیں رہی تھی۔ فقط ایک رسم ہی رہ گئی تھی۔ جس کو دوسری رسومات کی طرح ادا کر دیا جاتا تھا۔ ایسی عبادت سے نہ تو انسان میں روحانیت پیدا ہوتی تھی اور نہ کوئی نیکی اور خدمت خلق کا جذبہ ابھرتا تھا۔ عوام بے جان مشینوں کی طرح عمل تو کرتے تھے مگر وہ چیز جو ان مقدس اعمال سے پیدا ہونی چاہیئے اس سے بہت دور ہو گئے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے نماز کے متعلق فرمایا ہے۔

ان الصلوٰۃ تنھی عن الفحشاء

یعنی نماز انسان کو فواحش سے محفوظ کرتی ہے۔ مگر لوگ ایسی نمازیں پڑھنے لگے جو فواحش سے تو کیا دور رکھتیں بلکہ خود نمازیں ہی نعوذ باللہ بت بن کر رہ گئیں اور داڑھی اور نماز بداعمالیوں کے پردہ کے طور پر استعمال ہونے لگیں۔ اور عوام میں یہ ضرب المثل بن گئی کہ فلاں کا کیا کہنا وہ تو حاجی ہے۔ یعنی اگر کسی شخص کی بداعمالی کو بیان کرنا ہوتا تو اس کو حاجی کہا جاتا۔ کتنا خطرناک عالم ہو گیا تھا۔ یہ نہیں کہ حقیقی خدا پرست لوگ بالکل ناپید ہو چکے تھے۔ مگر ان کا کوئی اثر نہیں رہا تھا۔ عوام یا تو مزاروں پر چڑھاوے چڑھانے سے ثواب کے طالب تھے اور یا پھر بعض صوفی نما لوگوں کے ایجاد کردہ وظائف کے شائق تھے۔ الغرض دعا بے معنی ہو چکی تھی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جب مغربی علوم یہاں وارد ہوئے تو بہت سے تعلیم یافتہ کہلانے والے لوگ مذہب ہی سے بدظن ہو گئے۔ بعض نے تو عیسائیت اختیار کر لی۔ مگر ایک بہت بڑی تعداد نے دہریت کی طرف قدم بڑھائے۔

یہ عالم تھا کہ ایک آواز گونجی ؎

چوں دور خسروی آغاز کردند
مسلماں را مسلماں باز کردند
(مسیح موعودؑ)

چنانچہ آپ نے فرمایا ہے۔

"حقیقت یہی ہے کہ انسان کو پوست اور چھلکے پر ٹھہرنا نہیں چاہیئے۔ اور نہ انسان پسند کرتا ہے کہ وہ صرف پوست پر قناعت کرے۔ بلکہ وہ آگے بڑھنا چاہتا ہے۔ اور اسلام انسان کو اسی مغز اور روح پر پہنچاتا ہے جس کا وہ فطرتاً طلبگار ہے۔ یہ نام ہی ایسا ہے کہ اس کو سنکر روح میں ایک لذت آتی ہے اور کسی مذہب کے نام سے کوئی تسلی روح میں پیدا نہیں ہوتی۔ مثلاً آریہ کے نام سے کونسی روحانیت نکالیں۔ اسلام سکینت۔ تشفی، تسلی کے لئے بنایا گیا ہے جس کے واسطے انسان کی روح بھوکی پیاسی ہوتی ہے۔ تاکہ اس نام کا سننے والا سمجھ لے کہ اس مذہب کا سچے دل سے ماننے والا اور اس پر عمل کرنے والا خدا کا عارف ہے مگر بات یہ ہے کہ اگر انسان چاہے کہ ایک دم میں سب کچھ ہو جائے اور معرفت الٰہی کے اعلیٰ مراتب پر یکدفعہ پہنچ جائے۔ یہ کبھی نہیں ہوتا۔ دنیا میں ہر ایک کام تدریج سے ہوتا ہے۔ دیکھو کوئی علم اور فن ایسا نہیں جس کو انسان تامل اور توقف سے نہ سیکھتا ہو۔ ضروری ہے کہ سلسلہ وار مراتب کو طے کرے۔ دیکھو زمیندار کو زمین میں بیج بو کر انتظار کرنا پڑتا ہے اول وہ اپنی عزیز شے اناج کو زمین میں ڈال دیتا ہے۔ جس کو فوراً جانور چگ جائیں یا مٹی کھا لے۔ یا کسی اور طرح ضائع ہو جائے۔ مگر تجربہ اس کو تسلی دیتا ہے کہ نہیں ایک وقت آتا ہے کہ یہ دانے جو اس طرح پر زمین کے سپرد کئے گئے ہیں بار آور ہوں گے۔ اور یہ کھیت سرسبز لہلہاتا ہوا نظر آئے گا اور یہ خاک آمیختہ بیج رزق بن جائیں گے۔

اب آپ غور کریں کہ دنیاوی اور جسمانی رزق کے لئے جس کے بغیر کچھ دن آدمی زندہ بھی رہ سکتا ہے۔ چھ مہینے درکار ہیں۔ حالانکہ وہ زندگی جس کا مدار جسمانی رزق پر ہے ابدی نہیں بلکہ فنا ہو جانے والی چیز ہے پھر روحانی رزق جو روحانی زندگی کی غذا ہے جس کو کبھی فنا نہیں۔ اور وہ ابدالآباد کے لئے رہنے والی ہے۔ دو چار دن میں کیونکر حاصل ہو سکتا ہے اگرچہ اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ وہ ایک دم میں جو چاہے کر دے۔ اور ہمارا ایمان ہے کہ اس کے نزدیک کوئی چیز انہونی نہیں ہے۔ اسلام نے ایسا خدا پیش ہی نہیں کیا۔ جو مثلاً آریوں کے پرمیشر کی طرح نہ کسی روح (جیو) کو پیدا کر سکے نہ مادہ کو اور نہ اپنے طلبگاروں کو اور صادقوں کو سچی شانتی اور ابدی مکتی دے سکے نہیں بلکہ اسلام نے وہ خدا پیش کیا ہے جو اپنی قدرتوں اور طاقتوں میں بے نظیر اور لاشریک خدا ہے مگر ہاں اس کا قانون یہی ہے کہ ہر ایک کام ایک ترتیب اور تدریج سے ہوتا ہے۔ اس لئے صبر اور حسن ظن سے اگر کام نہ لیا جائے تو کامیابی مشکل ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۲۷)

۵۔ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ:۔

"امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ جمع کرانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی۔"

(افسر امانت تحریک جدید)

قرآنِ مجید سے

وفات حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کا کھلا کھلا ثبوت

(مکرم الحاج مولوی عبد اللطیف صاحب شاہد گجراتی)

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی کتاب مبین ہے جس میں ہر ضروری دینی عقیدہ کو صراحت اور وضاحت سے بیان کیا گیا ہے منجملہ ان کے توحید الٰہی کا اثبات اور شرک کی تردید بھی ہے جس کے بارہ میں قرآن کریم نے سب سے زیادہ صراحت کی ہے۔ چونکہ حیات مسیح علیہ السلام کا عقیدہ شرک فی الصفات کا رنگ رکھتا ہے اسلئے اللہ تعالیٰ نے اس کی بھی بار بار تردید کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں کسی نبی رسول ولی یا مومن یا کافر کی وفات کو بیان کرنے کے لئے چار الفاظ ارشاد فرمائے گئے ہیں (۱) اوّل توفّی جس کا مصدر وفات ہے (۲) دوسرے خلا یخلو خلواً کا لفظ (۳) تیسرے موت کا (۴) چوتھے ھلاکت کا۔ چنانچہ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک کے لئے بھی قرآن کریم میں او نتوفّینّک کے الفاظ (سورۂ رعد کے رکوع ۶ اور سورۂ یونس رکوع ۵ اور سورۂ مومن کے رکوع ۸ میں وارد ہیں۔ نیز حضرت یوسف کی دعا توفّنی مسلماً میں بھی توفّنی وفات دے مجھ کو کے معنوں میں وارد ہے بالکل اسی طرح قرآن کریم میں یا عیسیٰ انی متوفیک آل عمران ع ۶ اور توفّیتنی مائدہ ع ۱۶ میں حضرت عیسےٰ کے حق میں وفات کے معنوں میں آئے ہیں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت یوسف کے حق میں آنے والے الفاظ حضرت عیسےٰ کے حق میں آنے والے الفاظ کے حقیقی معنے متعین کرنے کے لئے ایک یقینی ذریعہ ہیں مزید برآں متوفیک اور توفیتنی کے الفاظ وفات دینے کے معنوں میں بخاری شریف میں اول المفسرین حضرت عبد اللہ ابن عباس اور خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں جس کے بعد کسی مسلمان کہلانے والے کو ان معنوں کے بدلنے کا حق کیا گمان اور وہم بھی نہیں کرنا چاہئے۔ پھر توفی کے متفرق صیغے قرآن کریم میں انیس بار وفات دینے اور مار دینے اور روح قبض کرنے کے معنوں میں موجود ہیں۔ پس تیئس بار اللہ تعالیٰ کا توفی کے مختلف صیغوں سے قرآن کریم میں وفات دینے کے معنوں میں ارشاد فرمانا حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے حق میں انہی الفاظ کے لئے گویا تئیس زبردست شہادتیں ہیں جو خود اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں پیش فرما کر توفی کے معنوں کو قطعی اور یقینی اور حتمی طور پر متعین کر دیا اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی پیش کردہ ۲۳ شہادتوں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بیان فرمودہ معنوں اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے بیان فرمودہ معنوں کو تسلیم نہیں کرتا وہ اسلام کا دعوےٰ کیونکر کر سکتا ہے۔ نیز یہ نکتہ بھی یاد رکھنے اور عبرت حاصل کرنے کے لائق ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جیسے ہر نماز کے ابتدا میں سورۂ فاتحہ کی دعا صراط الذین انعمت علیھم اور ہر نماز کے آخر میں درود شریف کی دعا اللھم صلّ علیٰ محمدٍ وعلیٰ اٰل محمد کما صلیت علیٰ ابراھیم اور اللھم بارک علیٰ محمدٍ وعلیٰ اٰل محمد کما بارکت علیٰ ابراھیم وعلیٰ اٰل ابراھیم رکھ کر دن رات کی چوبیس گھڑیوں میں امت کے اندر نعمت نبوت کے موجود رہنے کا سبق بار بار دہرا دیا ہے بالکل اسی طرح اللہ تعالیٰ نے توفیت کا لفظ نمازِ جنازہ میں رکھ کر حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے حق میں فلمّا توفیتنی کے الفاظ کے معنوں کو سمجھا دیا ہے۔ نمازِ جنازہ کی دعا ہر مسلمان اپنی زندگی میں صدہا بار نماز جنازہ میں پڑھتا ہے اور ہر مسلمان گھرانا میں نماز مترجم کے ایک چھوڑ کئی کئی نسخے موجود رہتے ہیں۔ گویا اللہ تعالیٰ نے وفات مسیح ناصری کا ثبوت ہر مسلمان گھرانا میں مہیا فرما دیا یہ کیسی قدر عجیب و غریب حکمتِ الٰہی ہے جس پر غور کر کے ہر طالبِ حق فائدہ اُٹھا سکتا ہے بالکل اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرے لفظ رفع کو بھی نماز پنجگانہ کے اندر رکھ کر اور دونوں سجدوں کے درمیان و ارفعنی کے الفاظ تلقین فرما کر حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے حق میں بل رفعہ اللہ الیہ نیز ورافعک الیّ کے معنوں کی حقیقت کھول دی ہے اور یہ وارفعنی والی دعا خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے لے کر آج تک اربوں ارب مخلص مسلمان اور مستجاب الدعوات اولیاء الٰہی مانگتے چلے آ رہے ہیں اگر وارفعنی کے معنے "مجھے آسمان پر اٹھا لے" ہوتے تو اللہ تعالیٰ کسی ایک کی دعا قبول کر کے حقیقت کو واضح کر دیتا لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر مستجاب الدعوات کون ہو گا جب آپ کا جسمانی رفع نہ ہُوا تو بھلا کسی دوسرے کا کیا ہو گا۔ پھر ابوبکر افضل ھذہ الامّۃ الّا ان یکون نبیٌّ کا درجہ رکھنے والے کو ہی اللہ تعالیٰ آسمان پر اٹھا لیتا۔ پس رفع اور توفی کے الفاظ دو نمازوں میں اللہ تعالیٰ نے اپنی کمال حکمت سے رکھے ہیں اور طالبانِ حق کے لئے اس میں بہت بڑی عبرت اور نصیحت و موعظت کا سامان موجود ہے بشرطیکہ کوئی اللہ تعالیٰ کے فیصلہ کو ماننے کے لئے تیار ہو۔ پھر ایک اور حدیث میں رفع کے معنوں کو دو اور دو چار کی طرح حل کر دیا گیا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من تواضع للہ رفعہ اللہ الی السّماء السابعۃ بالسلسلۃ یعنی جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے تواضع اور انکساری اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ساتویں آسمان پر زنجیر کے ذریعہ اٹھا لیتا ہے۔ اب طالبانِ حق غور کریں کہ اس حدیث میں ساتویں آسمان کا لفظ بھی موجود ہے اور پھر سلسلۃ یعنی زنجیر کا لفظ بھی لیکن کوئی اس حدیث کے یہ معنے نہیں لیتا کہ منکسر المزاج کو اللہ تعالیٰ زنجیر کے ساتھ ساتویں آسمان پر کھینچ لیتا ہے بلکہ باوجود ساتویں آسمان اور زنجیر کے الفاظ سے مراد رفع روحانی اور قرب الٰہی ہی لیا جاتا ہے۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے حق میں بل رفعہ اللہ الیہ اور رافعک الیّ سے پہلے متوفیک کے الفاظ موجود ہیں پھر متوفیک کے معنے بخاری شریف اصح الکتب میں حضرت ابن عباس سے منقول ہیں جس کا کسی عالم نے انکار نہیں کیا۔ باوجود اتنی صراحت اور وضاحت کے پھر رفع سے مراد رفع جسمانی اور الیہ سے مراد چوتھا آسمان لینا خدا جانے علم اور خدا ترسی کے کس شعبہ کی شاخ ہے۔

(۲) دوسرا لفظ جو اللہ تعالیٰ نے کسی انسان کی وفات اور دنیا سے کوچ کر جانے کے لئے قرآن کریم میں فرمایا ہے وہ خلا کا صیغہ ہے۔ یہ لفظ بھی حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے حق میں دو بار آ چکا ہے جیسا کہ فرمایا وما محمد الّا رسول قد خلت من قبلہ الرسل اور خلت کے معنے بھی اللہ تعالیٰ نے خود معین فرما دئے جیسا فرمایا افائن مات او قتل انقلبتم علیٰ اعقابکم یعنی خلوٌ کی دو ہی صورتیں ہیں یا تو طبعی موت سے گزر جانا یا کسی کے ہاتھوں قتل ہو جانا اس آیت کے معنے بھی بخاری شریف میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے منقول ہیں اور اس آیت کی تفسیر میں آپ کا ایک خطبہ موجود ہے جو آپ نے قریباً تیس ہزار صحابہ کرام کے سامنے ارشاد فرمایا جن میں تمام اہلِ بیت نبوی اور آپ کے علاوہ تینوں خلفاء حضرت عمر حضرت عثمان حضرت علی اور عشرہ مبشرہ رضی اللہ علیہم اجمعین موجود تھے لیکن کسی نے آپ کے معنوں پر اعتراض نہ کیا بلکہ سر تسلیم خم کر لیا۔ اور حضرت عمر جو اپنے خیال میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے قائل نہ تھے وہ بھی صمیم قلب سے نہ صرف حضور کی وفات بلکہ پہلے تمام نبیوں کی وفات کے بھی قائل ہو گئے اور یہ معاملہ بالکل صحابہ کرام کے جلیل القدر گروہ اور پہلے اجماع سے پتھر کی لکیر کی طرح ثابت ہو گیا کہ حضور سے پہلے تمام انبیاء منجملہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے وفات پا چکے ہیں۔ چوتھی آیت جس میں قد خلت کے الفاظ وارد ہیں۔ سورۂ مائدہ کے ع ۱۰ میں خاص حضرت عیسےٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ ماجدہ کے حق میں موجود ہے جس میں فرمایا گیا ہے وما المسیح ابن مریم الّا رسول قد خلت من من قبلہ الرسل وامّہ صدیقۃ کانا یاکلان الطعام کہ مسیح ابن مریم صرف ایک رسول ہیں (خدا نہیں) اور

ان کی والدہ بھی تھی جو صدیقہ عورت تھی وہ دونوں جب زندہ تھے کھانا کھایا کرتے تھے نہ اب دونوں زندہ ہیں نہ کھانا کھاتے ہیں۔ اس آیت میں ایک تو خلت کے لفظ سے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی حیات کی نفی کی گئی ہے دوسرے وامہ صدیقہ کے لفظ سے کہ جو ماں باپ سے پیدا ہوا وہ ان کی طرح موت کا مزا بھی ضرور چکھے گا۔ تیسرے کانا یاکلان الطعام کہ وہ دونوں جب زندہ تھے کھانا کھایا کرتے تھے کیونکہ مُردے اور وفات یافتہ کھانا نہیں کھایا کرتے۔ اس آیت میں کئی طریقوں سے حیات عیسےٰ علیہ السلام کی تردید اور نفی موجود ہے (۵) پانچویں آیت جس میں خاص طور پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا ذکر موجود ہے وہ والذین یدعون من دون اللّٰہ لایخلقون شیئاً وھم یُخلقون۔ اموات غیر احیاء وما یشعرون ایان یبعثون (نحل ع ۲) اس کا ترجمہ مودودی صاحب کی تفسیر سے ملاحظہ فرمائیے:۔

"اور وہ دوسری ہستیاں جنہیں اللہ کو چھوڑ کر لوگ پکارتے ہیں وہ کسی چیز کی بھی خالق نہیں بلکہ خود مخلوق ہیں مُردہ ہیں نہ کہ زندہ اور ان کو کچھ علم نہیں ہے کہ انہیں کب (دوبارہ زندہ کرکے) اٹھایا جائے گا۔"

(تفہیم القرآن جلد دوم ص۵۳۲)

اس کی تفسیر حاشیہ ع۱۹ میں مودودی صاحب لکھتے ہیں:۔

"لامحالہ اس آیت میں یدعون من دون اللّٰہ سے مُراد وہ انبیاءؑ اولیاء شہداء اور صالحین اور دوسرے غیر معمولی انسان ہی ہیں۔۔ ۔۔کون پڑھا لکھا نہیں جانتا کہ عرب کے متعدد قبائل میں کثرت سے عیسائی اور یہودی پائے جاتے تھے اور یہ دونوں مذاہب بُری طرح انبیاء اولیاء اور شہداء کی پرستش سے آلودہ تھے۔ آیت میں ان سب کو جن کی عیسائی اور یہودی پرستش کرتے تھے "مُردہ ہیں نہ کہ زندہ" قرار دیا گیا ہے۔" طالبانِ حق سوچیں کیا اس سے زیادہ واضح اقرار حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے وفات یافتہ ہونے کا اور ان کی حیات کے منقطع ہونے کا اعتراف کیا جا سکتا ہے

گویا اس آیت نے بھی قطعی طور پر حضرت مسیح ناصری کی موت پر مُہر تصدیق ثبت کردی۔۔۔

(۴) چوتھا لفظ جس کے ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا ثبوت قرآن پاک سے ملتا ہے۔ اس آیت میں ہے

قل فمن یملک من اللّٰہ شیئاً ان اراد ان یھلک المسیح ابن مریم وامّہ ومن فی الارض جمیعًا (مائدہ ع۳)

اے محمدؐ ان سے کہو کہ اگر خدا مسیح ابن مریم کو اور اس کی ماں کو اور تمام زمین والوں کو ہلاک کر دینا چاہے تو کس کی مجال ہے کہ اس کو اس ارادہ سے باز رکھ سکے۔

(ترجمہ از تفہیم القرآن مودودی صاحب جلد اوّل ص۴۵۶)

یہاں پر حضرت مسیح علیہ السلام کی والدہ ماجدہ کا وفات پاجانا نیز حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ سے حضور صلے اللّٰہ علیہ وسلم کے زمانہ تک اور اس کے بعد تمام روئے زمین کے رہنے والوں کا اپنے اپنے وقت پر دنیا سے کوچ کر جانا اس بات کا قطعی قرینہ ہے کہ حضرت عیسیٰ بھی وفات پاچکے کیوں کہ تینوں کا ذکر اکٹھا ہے حضرت عیسیٰ کا نام سب سے پہلے ہے بھلا وہ وفات پاجانے سے کس طرح مستثنیٰ ہو سکتے ہیں حتیٰ اذا ھلک (مومن ع۴) میں حضرت یوسف علیہ السلام کے وفات پاجانے کے معنوں میں آچکا ہے پس جیسے حضرت یوسف ھلک کی رو سے وفات پاگئے حضرت عیسیٰ بھی یھلک کی رو سے مع اپنی والدہ ماجدہ وفات پاگئے وھو المطلوب۔

ایک عجیب نکتہ معرفت یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللّٰہ علیہ وسلم نے بخاری شریف میں دو مسیحوں کا الگ الگ ذکر کیا ہے اور دونوں کا حلیہ بھی الگ الگ ہے جس سے اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ حضور مسیح محمدیؐ کو جو آپ کی امت سے ہونا تھا مسیح موسوی سے الگ سمجھتے تھے اور اس بات کا مزید ثبوت اس حدیث بخاری میں موجود ہے جس میں آپ نے مسیح موعود اور دجّال کو بیت اللّٰہ کا طواف کرتے دیکھا۔ اور مسیح محمدیؐ کے متعلق جو قاتلِ دجال ہے فرمایا فسئلت من ھذا حضور نے پوچھا یہ کون ہے۔ فقیل المسیح ابن مریم تو بتلایا گیا کہ یہ بھی مسیح ابن مریم ہی ہے یہ پوری حدیث ہم اپنے ایک مضمون میں نقل کرچکے ہیں۔

اب نکتہ معرفت اس میں یہ ہے کہ اگر حضور جیسا کہ ہر دو مسیحوں کا حلیہ الگ الگ بیان فرما چکے ہیں نیز معراج کی رات حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے حضرت یحییٰ کے ساتھ دوسرے آسمان پر ملاقات کرچکے تو پھر حضور نے دوسروں سے کیوں پوچھا کہ بتاؤ یہ کون ہے اگر یہ مسیح وہی مسیح ہوتا تو فوراً پہچان لیتے کہ یہ تو موسوی مسیح ہے جسے میں پہلے بھی دوسرے آسمان پر حضرت یحییٰ کے ساتھ دیکھ چکا ہوں اور جس کے بال گھنگھریالے اور رنگ سُرخ ہے۔

پس آپ کا سوال کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ مسیح ابن مریم ایک نہیں بلکہ دو ہیں اور دوسرے مسیح ابن مریم کا جو مسیح محمدیؐ ہے مشابہت کی وجہ سے مسیح ابنِ مریم اور عیسےٰ ابنِ مریم نام رکھا گیا ہے اور مسیح محمدی کو مسیح موسوی سے سولہ باتوں میں مشابہت حاصل ہے۔ احباب تذکرۃ الشہادتین میں اس مضمون کا مطالعہ کرسکتے ہیں۔

اس کے بعد ہم طالبانِ حق کو عقیدہ رفع جسمانی حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا قطعی فیصلہ کرنے کے لئے ایک اور طریق پیش کرتے ہیں جیسا کہ ہم نے قرآنِ کریم کے چار الفاظ توفی۔ خلت۔ اموات اور یھلک سے حضرت مسیح علیہ السلام کے وفات پاجانے کو قطعی طور پر ثابت کر دیا ہے۔ ہم حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے رفع جسمانی کے قائلین کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ وہ بھی ہماری طرح قرآنِ کریم سے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے دوسرے یا چوتھے آسمان پر چڑھ جانے کا ثبوت دیں۔ اللّٰہ تعالےٰ نے آسمان پر چڑھنے کے لئے قرآن کریم میں تین لفظ ارشاد فرمائے ہیں۔ جیسا کہ فرمایا

او ترقیٰ فی السماء

(سورہ بنی اسرائیل)

(۲) کانّما یصعد فی السّماء

(۳) تعرج الملائکۃ والروح

یہ تین لفظ کسی شخص کے آسمان پر چڑھ جانے کے لئے قرآن کریم نے ارشاد فرمائے ہیں اب ہمارا قائلین حیاتِ مسیح سے مطالبہ ہے کہ جس طرح ہم نے چار قرآنی الفاظ پچیس تیس شہادتوں سے لفظ توفی اور خلت اور اموات اور یھلک جو حضرت عیسےٰ کے حق میں وارد ہیں ان کے وفات پاجانے کا قطعی ثبوت تحریر کیا ہے کوئی صاحب اوپر کے تین الفاظ (۱) رُقیا فی السّماء (۲) صعود فی السّماء (۳) عروج الی السّماء سے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے دوسرے یا چوتھے آسمان پر چڑھ جانے کے الفاظ یا اشارہ تک ہی قرآن یا حدیث شریف سے دکھلا کر اپنے عقیدہ کی صحت کا ثبوت دیں۔ وگرنہ سیدھے سادھے مسلمان کی طرح ہمارے پیش کردہ قرآن کریم اور رسول پاک رؤف ورحیم کے فیصلوں کو مان کر راستی اور صدق اور حق کو قبول کرلیں۔

جب کھل گئی سچائی پھر اس کو مان لینا
نیکوں کی ہے یہ خصلت راہِ حیا یہی ہے

جب تک اس مسئلہ پر اجتہادی غلطی کی وجہ سے پردہ پڑا ہوا تھا۔ اس وقت تک یہ عقیدہ اللّٰہ تعالےٰ کے نزدیک قابلِ معافی تھا لیکن اب یہ عقیدہ رکھنا دوپہر کے وقت سورج کے انکار کرنے کے مترادف ہے۔

باقی رہا رفع کے الفاظ جو قرآن کریم میں دو بار حضرت عیسےٰ علیہ السلام کیلئے وارد ہیں۔ سو ان سے پہلے وفات کا ذکر موجود ہے اور وفات کے بعد رفع سے مراد درجہ کی بلندی ہے نہ کہ مُردہ جسم کو آسمان پر اٹھا کر لے جانا اور عربی زبان میں رفع کا لفظ ہمیشہ قربِ الٰہی اور درجات کی بلندی کے معنوں میں آتا ہے اور ہماری زبان اُردو بلکہ پنجابی بھی یہ لفظ یا تو موت کے معنوں میں بولا جاتا ہے یا پھر کسی بزرگ کے رفع روحانی یعنی قربِ الٰہی اور روحانی بلندی کے حصول کے لئے استعمال ہوتا ہے بالکل ایسے ہی جس طرح گزر جانے کے لفظ اُردو اور پنجابی میں موت کے معنوں میں استعمال ہوتے ہیں اور صرف انسان کے لئے بولے جاتے ہیں کسی حیوان کے لئے وفات پاجانے یا گزر جانے کے الفاظ نہیں بولے جاتے۔ بلکہ یہ لفظ دنیا کی ہر زبان میں انسان کے وفات پاجانے کے لئے اللّٰہ تعالےٰ نے اپنی کمال حکمت سے تصرف کرکے رکھ دئے ہیں +

فوج میں شارٹ سروس کمیشن

ریگولر کمشن بعد میں حسب قواعد۔ دوران ٹریننگ وظیفہ -/۱۵۰ ماہوار۔ شرائط:۔ انٹرمیڈیٹ یا سینئر کیمبرج۔ عمر ۲۰ کو ۷/۶۶ تا ۲۴۔ غیر شادی شدہ قد ۲" ۔۵

درخواستیں بشمول دو عدد مصدقہ فوٹو و مصدقہ نقول سندات و پوسٹل آرڈر پانچ روپے ۲۰ ۷/۶۶ تک بنام اے جنیر برانچ۔ پی اے ۳ (اے) جی ایچ کیو راولپنڈی فارم نزدیک کے دفتر بھرتی سے۔ (پ۔ ٹ ۱۰ ۷/۶۶)

(نظارت تعلیم ربوہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے!

حضرت المصلح الموعود نوّر مرقدہٗ کی یاد میں

(محترمہ امۃ المجید صاحبہ ایم اے گورنمنٹ گرلز کالج۔ گوجرانوالہ)

حضرت مصلح موعود کی زندگی پر ایک نظر ڈالیے ہر قدم پر آپ کو غیر معمولی واقعات غیر معمولی ذہانت اور فراست ملے گی۔ حضور ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء میں پیدا ہوئے اور گیارہ سال کی عمر میں یعنی ۱۹۰۰ء میں انجمن تشحیذ الاذہان کی بنیاد رکھ چکے تھے۔ ہم تاریخوں میں محمد بن قاسم فاتح سندھ کے حالات پڑھتے ہیں اور اس مسلمان جرنیل کی بہادری پر سر دھنتے ہیں چنانچہ ایک شاعر نے محمد بن قاسم کے بارے میں لکھا ہے۔

ساس الجیوش لسبع عشرۃ حجۃ
ما قرب ھذا السّؤدد من مولد

یعنی محمد بن قاسم سترہ سال کی عمر میں لشکروں کی سرداری کرتا تھا اور یہ سرداری بچپن کے کتنی قریب ہے۔ لیکن ہمارے موعود مصلح نے ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات کے مطابق صرف گیارہ سال کی عمر میں ذہنوں کو تیز کرنے اور ان کی اصلاح کرنے کی ایک انجمن کی بنیاد ڈالی ہم بجا طور پر حضرت مصلح موعود کے لیے بھی یہ شعر کہہ سکتے ہیں

شحذ الاذھان لاحد عشر حجۃ
ما قرب ھذا التشحیذ من مولد

آپ ۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء کو خلیفہ منتخب ہوئے اور ابھی اس ذمہ داری کے بوجھ کو اٹھائے ہوئے صرف تین ہی دن ہوئے تھے کہ آپ نے اس منزل کی طرف تیزی کے ساتھ قدم بڑھائے جس کے لیے خدا تعالیٰ نے آپ کو منتخب فرمایا۔ یعنی ۱۷ مارچ کو آپ نے قرآن مجید کے درس کا آغاز فرمایا۔ اس وقت کی مجالس کا ہم اندازہ لگا سکتے ہیں۔ ۱۹۰۸ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وفات پائی اور صرف چھ سال کے بعد حضرت خلیفہ اوّل فوت ہو گئے اس وقت بہت سے جلیل القدر صحابہ جو اپنے زمانہ کے بڑے بڑے عالم تھے ابھی موجود تھے اور حضور کے درس میں شامل ہوتے تھے۔ ان بزرگوں کی موجودگی میں ایک ظاہری تعلیم سے بے بہرہ نوجوان کا قرآن مجید کا درس دینا اس بات کا ثبوت ہے کہ اسے خود خدا تعالیٰ نے قرآن مجید کی تفسیر سکھائی تھی اور حضور کی پاکیزہ فطرت اور قوت قدسیہ کی وجہ سے حضور کے اندر سے ہی مطالب و معنی کے سمندر پھوٹتے تھے ورنہ کسی جامعۃ الازہر کا عالم بھی وہ معنی نہیں بیان کر سکتا جو حضور نے اپنی تفسیروں میں بیان کیے ہیں۔ حضور کی تفسیر کبیر کو پڑھیے اس میں معانی کا خوبصورت انداز اور اچھوتے مطالب پھر پیشگوئیاں اور مغربی محققین کی آراء وغیرہ نہایت تفصیل کے ساتھ سب کچھ درج ہے ایک انسان کی زندگی میں تفسیر کبیر لکھنے کا کارنامہ ہی اسے زندہ جاوید رکھنے کے لیے کافی ہے۔ لیکن یہاں تو علوم کا ایک بے پایاں سمندر تھا پند و نصائح کا ایک خزانہ تھا۔ جو ہر آن لوگوں کو سیراب کرتا رہتا تھا۔ حضور نے جتنی تصانیف کیں جتنی تقریریں کیں جتنے خطبات دیئے جتنی مجالس میں نصائح بیان فرمائیں ان سب پر احاطہ کرنا بھی انسان کی بساط سے باہر ہے۔

حضور نے تمام دنیا کے لوگوں کو چیلنج کیا کہ وہ حضور کے مقابلہ پر قرآن مجید کے کسی حصہ کی بھی تفسیر لکھ لے۔ اس چیلنج کو کبھی کسی نے قبول کرنے کی جرأت نہ کی اور کلام اللہ کے سمجھنے کے کمال کا سہرا حضرت مصلح الموعود کے سر ہی رہا۔

فصاحت کا یہ عالم تھا کہ ہم نے گھنٹوں لگاتار حضور کی تقریریں انتہائی بشاشت قلبی کے ساتھ سنی ہیں۔ قادیان میں جمعہ حضور پڑھاتے تھے۔ سردی کا موسم ہو یا چلچلاتی دھوپ بغیر کسی سواری کے مرد تو خیر جاتے ہی تھے عورتیں بھی کھنچی چلی آتی تھیں اور حضور کے خطبات سننے کی سعادت حاصل کرتی تھیں۔ پھر ہفتہ کے دن حضور عورتوں میں صبح کے وقت قرآن مجید کا درس دیا کرتے تھے۔ مجھے وہ مبارک مجالس اب بھی یاد ہیں۔ حضرت ام طاہر رضی اللہ عنہا کا کشادہ صحن عورتوں اور سکول کی طالبات سے بھرا ہوا ہوتا تھا۔ حضور انتہائی وقار کے ساتھ اوپر کی سیڑھیوں سے تشریف لاتے برآمدے میں تشریف رکھتے اور انتہائی پُرکشش اور پُرسوز آواز میں ایک رکوع کی تفسیر۔ عورتیں محو سماعت ہوتیں اور کیا مجال ہے کہ کسی اور طرف دھیان ہو پائے۔ قادیان کے وہ حسین ایام خواب ہو کر رہ گئے ہیں۔ اب وہ عندلیب خوش بیان ہم میں اس طرح کبھی بھی نغمہ سرا نہ ہو سکے گا۔ پھر جلسہ سالانہ میں افتتاحی تقریر کے علاوہ دو دن مردانہ جلسہ گاہ میں لمبی لمبی تقاریر فرماتے۔ وہ تقاریر علم و عرفان کا بہتا ہوا دریا ہوتیں۔ تقریر ۲ بجے کے قریب شروع ہوتی اور بعض دفعہ سات بج جاتے لیکن عرفان کا وہ سلسلہ جاری رہتا اور ان پانچ گھنٹوں میں سننے کا اشتیاق اور بڑھتا رہتا اور دل کو یہی دھڑکا رہتا کہ اب کہیں تقریر ختم نہ ہو جائے اب بھی تقریر ختم نہ ہو جاتی۔ تقاریر کے ان سلسلوں میں سیر روحانی کی دلچسپ تقاریر کے تو بعض الفاظ اب بھی حضور کی آواز میں کانوں میں گونجتے ہیں اور عجیب رس گھولتے ہیں۔ اب ریڈیو ایک عام سا چیز بن چکا ہے۔ اس پر ہم ہر ملک ہر زبان اور ہر بڑے سے بڑے اور عالم سے عالم انسان کی تقریریں سنتے ہیں۔ ہم صدر صدر جانسن کی اپیلیں سنتے ہیں ہم نے پوپ کی نصائح بھی سنی ہیں لیکن وہ تاثر وہ جاذبیت وہ کشش وہ الفاظ و مطالب کی چاشنی وہ زبان کی شیرینی وہ لطافت وہ آواز کا اعجاز اور زبان کی روانی جو حضور کی تقاریر میں تھی کہیں بھی سننے میں نہیں آتی

حضور کے متعلق ایک الہام تھا کہ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ چنانچہ حضور نے اشاعت اسلام اور قرآن مجید کے تراجم اور تبلیغ کے میدان میں وسعت کے بارے میں اس قدر حیرت انگیز کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں کہ انسانی عقل سوچ کر حیران رہ جاتی ہے حضور کی خلافت کا ہر سال کسی نہ کسی نمایاں کارنامے کو احاطہ کیے ہوئے ہے

حضور کو علمی مشاغل سے اس قدر شغف تھا کہ تصانیف اور خطبات کے علاوہ قادیان میں مغرب کی نماز کے بعد حضور ایک عام مجلس مسجد مبارک میں منعقد فرماتے جس کا نام مجلس علم و عرفان تھا۔ اس مجلس میں ہر شخص کو اپنے ذوق اور ضرورت کے مطابق سوال کرنے کی اجازت ہوتی تھی۔ اس مجلس میں ہونے والے سوالات اور حضور کے جوابات الفضل میں چھپ جاتے تھے بعض دفعہ تو یہ ہوتا کہ اس مجلس میں حضور کی خدمت میں باہر کے ممالک سے ریسرچ کرنے کے بعد کوئی محقق آیا اس نے اپنے تجربات وغیرہ بیان کیے لیکن حضور ان پر جو تنقید اور تفصیلی باتیں بیان فرماتے انہیں سن کر اور پڑھ کر حضور کے وسیع علمی تبحر پر حیران رہ جاتا۔

غرباء پروری اور ان کے احساسات کا اس قدر پاس تھا کہ غرباء کی وجہ سے حضور نے یہ عمل بنا دیا کہ شادی بیاہ کے موقعہ پر کھانے وغیرہ اور جہیز کی رسموں کو اڑا دیا جائے چنانچہ حضور نے خود بھی اس اصول پر عمل فرمایا اور اسی رد عمل کے نفاذ کے بعد جتنی بیٹیوں کی شادی آپ نے کی وہ نہایت سادگی کے ساتھ عمل میں آئی۔ صرف اس لئے کہ غریبوں کے جذبات روپیہ پیسہ نہ ہو سکنے کی وجہ سے مجروح نہ ہوں

حضور کو اپنی جماعت کے ہر فرد سے انتہائی محبت تھی اور ہر ایک کے لئے درد دل سے دعائیں مانگتے چنانچہ حضور خود فرماتے ہیں۔

"تمہارے لئے ایک شخص تمہارا درد رکھنے والا تمہاری محبت رکھنے والا۔ تمہارے دکھ کو اپنا دکھ سمجھنے والا۔ تمہاری تکلیف کو اپنی تکلیف جاننے والا اور تمہارے لئے خدا کے حضور دعائیں کرنے والا ہے۔ تمہارا اسے فکر ہے۔ درد ہے۔ وہ تمہارے لئے اپنے مولیٰ کے حضور تڑپتا ہے"

اپنی جماعت کے لئے محبت کے جذبات کا اظہار حضور نے ایک اور خط میں فرمایا جو حضور نے ۱۹۲۴ء میں انگلستان جاتے ہوئے پورٹ سعید سے اس وقت لکھا جب حضور عنفوان شباب میں تھے۔ حضور لکھتے ہیں:۔

"اے میری عزیز قوم اور اے خدا کے فرستادہ کی مقدس جماعت! تمہاری بہبودی اور بہتری کا خیال میرے دل کو ہر وقت فکرمند رکھتا ہے اور تمہاری محبت ہمیشہ مجھے بدگمانیوں میں مبتلا رکھتی ہے کہ عشق است و ہزار بدگمانی۔ اے کاش تمہارا ایمان اور تمہارا یقین اور تمہارا ایثار اور تمہارے اخلاق اور تمہارا تمدن اور تمہارا علم اور تمہارے عمل اور تمہاری قربانیاں ایسی ہوں بلکہ اس سے بڑھ کر ہوں جو میں دیکھنی چاہتا ہوں۔ اے کاش تم ہر قسم کے فتنوں سے بچے رہو۔ خدا تعالیٰ ہمیشہ تم میں وہ لوگ پیدا کرتا رہے جن کے دل تمہاری خیرخواہی اور محبت کے جذبات سے پُر ہوں اور جن کے افکار تمہاری بہتری کی تجاویز میں مشغول ہوں تم یتیموں کی طرح کبھی نہ چھوڑے جاؤ اور صدمہ جانکاہ اور بیوگی کی حالت میں کبھی نہ پڑو۔ تم خدا کے پیارے ہو اور خدا تمہارا پیارا ہو۔ اے خدا تو ایسا ہی کر اور زندگی اور موت میں مجھے ایسا ہی دکھا"

حضور کے مندرجہ بالا خط کے ایک ایک لفظ سے اس بے پایاں محبت کا اظہار ہوتا ہے جو حضور کے دل میں جماعت کے لیے تھی۔

عطیہ برائے تعمیر فضل عمر ہسپتال

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

روزنامہ الفضل مورخہ ۱۹ ارجون میں عطیہ دہندگان برائے تعمیر فضل عمر ہسپتال کی جو فہرست شائع ہوئی ہے اس میں نمبر ۲ پر غلط اندراج ہو گیا ہے۔ صحیح نام اس طرح پڑھا جائے۔

مبارکہ خاتون صاحبہ اہلیہ انچارج ڈاکٹر رشید احمد صاحب بذریعہ مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب آڈیٹر ۵۰۰/- پانچصد روپیہ

(خاکسار مرزا منور احمد)

وقف عارضی کے ماتحت خدمت سلسلہ بجا لانیوالے واقفین

(محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نائب ناظر اصلاح و ارشاد)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مخلصین جماعت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ کی تحریک وقف عارضی پر نہایت ذوق و شوق سے وقف کر رہے ہیں۔ اور جو جماعت ان کے لئے مقرر کی جاتی ہے وہاں پہنچکر نہایت تندہی سے خدمت بجا لاتے ہیں اور حضور ایدہ اللہ بنصرہ کی سکیم تعلیم القرآن اور تربیت جماعت کو عملی جامہ پہناتے ہیں جزاھم اللہ خیراً۔ ایسے مجاہدین کی پہلی فہرست روزنامہ الفضل ۳ رجون میں شائع ہو چکی ہے جو پندرہ احباب کے ناموں پر مشتمل ہے۔ اس کے بعد دس جولائی تک اپنے اپنے سپردشدہ فرائض ادا کرنے والے واقفین وقف عارضی کے اسماء ان کے شہر کے ساتھ درج ذیل ہیں احباب بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے حضور سے جزائے خیر بخشے۔ آمین یا رب العٰلمین۔

(نائب ناظر اصلاح و ارشاد)

۱۶۔ مکرم ملک برکت اللہ صاحب ایڈووکیٹ منٹگمری
۱۷۔ " آصف جمیل صاحب خدمت شرکین
۱۸۔ " بشیر احمد صاحب سکھری کوئٹہ
۱۹۔ " میاں عبدالقیوم صاحب ایم اے "
۲۰۔ " حکیم محمد افضل صاحب فاروق اوچ شریف
۲۱۔ " خواجہ محمد اکرم صاحب لاہور
۲۲۔ " محمد طفیل سعید صاحب گھٹیالیاں
۲۳۔ " صوفی محمد دین صاحب بدوملہی
۲۴۔ " مکرم محمود احمد صاحب "
۲۵۔ " سلطان احمد صاحب لبرا ربوہ
۲۶۔ " سید محمد ہاشم صاحب بخاری جہلم
۲۷۔ " شیخ محمد منیر صاحب دنیا پور
۲۸۔ " عبدالرحمٰن صاحب کوٹ احمدیاں
۲۹۔ " چوہدری عبدالحمید صاحب گوٹھ حمید نگر
۳۰۔ " عبدالستار صاحب خادم ایبٹ آباد
۳۱۔ " حکیم محمد عبداللہ صاحب جہلم
۳۲۔ " ملک رفیق احمد صاحب ربوہ
۳۳۔ " چوہدری خالد سیف اللہ خان صاحب لاہور
۳۴۔ " چوہدری غلام جیلانی صاحب [illegible]
۳۵۔ " مولوی اسمٰعیل صاحب جھولی
۳۶۔ " مکرم الحاج مسعود احمد صاحب خورشید کراچی
۳۷۔ محترمہ اہلیہ صاحب " "
۳۸۔ مکرم بابو محمود احمد صاحب حیدرآباد
۳۹۔ " مستری غلام دین صاحب منڈی بہاؤالدین
۴۰۔ " محمد شریف صاحب سندھی لائلپور
۴۱۔ " منور احمد صاحب خالد کوٹ احمدیاں
۴۲۔ " محمد بخش صاحب پنشنر ربوہ
۴۳۔ " حسن محمد صاحب ربوہ
۴۴۔ " چوہدری محمد عصمت اللہ صاحب بہلولپور
۴۵۔ " ماسٹر محمد چراغ صاحب پیرو چک
۴۶۔ مولوی بشیر احمد صاحب قادیانی ربوہ
۴۷۔ " اقبال محمد خان صاحب گوجرانوالہ
۴۸۔ " چوہدری فضل الدین صاحب پیرو چک
۴۹۔ " محمد یوسف علی صاحب چک گانگ
۵۰۔ " فضل احمد خان صاحب "
۵۱۔ " ریاض احمد صاحب سرگودھا
۵۲۔ " چوہدری محمد دین صاحب ڈھاباں سنگھ
۵۳۔ " رشید اختر صاحب چک لالہ
۵۴۔ " چوہدری داؤد احمد صاحب راولپنڈی
۵۵۔ مکرم عبدالکریم صاحب آزی راولپنڈی
۵۶۔ " محمد لطیف صاحب لاہور
۵۷۔ " عبدالسلام صاحب طاہر ربوہ
۵۸۔ " ملک مبارک احمد صاحب "
۵۹۔ " پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب ایم ایس سی "
۶۰۔ " عبدالحمید صاحب خلیق "
۶۱۔ " چوہدری محمد شریف صاحب کراچی
۶۲۔ " کبیر الدین صاحب صدیقی "
۶۳۔ " محمد عثمان صاحب صدیقی ایم اے گھٹیالیاں
۶۴۔ " محمد اسلم صاحب باجوہ چک [illegible]
۶۵۔ " حاجی عبدالرحمٰن صاحب باندھی
۶۶۔ " منور احمد صاحب خالد کوٹ احمدیاں
۶۷۔ " عبدالغفار صاحب حیدرآباد
۶۸۔ " محمد دین صاحب ناز ربوہ
۶۹۔ " محمد امین صاحب "
۷۰۔ " محمد علی صاحب خالد "
۷۱۔ " شیخ عبدالماجد صاحب ایم اے ایبٹ آباد
۷۲۔ " ملک محمد اشرف خان صاحب کراچی
۷۳۔ " چوہدری محمد شریف صاحب "
۷۴۔ " ملک مبشر احمد صاحب [illegible]
۷۵۔ " [illegible] فیاض احمد خان صاحب لاہور
۷۶۔ " امیر حیدر صاحب [illegible]
۷۷۔ " نذیر احمد صاحب بٹ ربوہ
۷۸۔ " عبدالرشید صاحب کچی
۷۹۔ " مولوی بشیر احمد صاحب زاہد گھٹیالیاں
۸۰۔ " محمد یعقوب احمد صاحب ربوہ
۸۱۔ " سید سمیع اللہ شاہ صاحب بی اے۔ بی ٹی ربوہ
۸۲۔ " اللہ بخش صاحب میرپور خاص
۸۳۔ " حمید احمد صاحب بٹ احمد آباد اسٹیٹ
۸۴۔ " عبدالحلیم صاحب ایم اے جہلم
۸۵۔ " محمد سلیم صاحب "
۸۶۔ " مکرم پیر ظفر اقبال احمد صاحب لاہور

حکیموں کے انٹرویو کیلئے
ہاتھ تیار کردہ یونانی ٹیسٹ پیپرز قیمت ۳/- منگوائیے
ایچ۔ پی۔ فارمیسی دھوریہ دکھادیاں گجرات

اعلان دار القضاء

مکرم چوہدری غلام احمد خاں صاحب ایڈووکیٹ پاکپتن ضلع منٹگمری کے مندرجہ ذیل ورثاء نے درخواست دی ہے کہ مکرم چوہدری صاحب موصوف مورخہ ۶۶-۲-۱۵ کو فوت ہو گئے تھے مرحوم کی ایک امانت رقم مبلغ ۵۰۱۲۵/۰ روپے صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے پاس کھاتہ نمبر ۸۴/۵-۱۵ میں اور مبلغ ایک ہزار روپے تحریک جدید ربوہ کے پاس کھاتہ نمبر ۴۹ میں موجود ہے اول الذکر رقم سب ورثاء میں حصص شرعیہ...... کے ساتھ تقسیم کی جائے اور ثانی الذکر رقم میجر انور خان صاحب پسر چوہدری غلام احمد خان صاحب مرحوم اسسٹنٹ ڈائریکٹر بنیادی جمہوریت ضلع کوہاٹ کو اس غرض سے دی جائے کہ مرحوم کی تصنیف تحفۃ الانصاری جلد دوم کی طباعت و اشاعت مناسب طور پر ہو سکے اور یہ کہ ہم سب کی جانب سے مکرم مبارک احمد خان صاحب پسر چوہدری غلام احمد خان صاحب مرحوم ساکن پاکپتن اس درخواست کی پیروی کریں گے۔ اور ان کا بیان اس سلسلہ میں ہمیں ہر طرح منظور ہوگا۔

۱۔ مکرم چوہدری عبدالرحمٰن خان صاحب ساکن ملتان شہر (۲) مکرم چوہدری مبشر احمد خان صاحب ساکن ملتان شہر (۳) میجر انور احمد خاں صاحب۔ (۴) چوہدری مبارک احمد خاں صاحب۔ (۵) چوہدری منیر احمد خان صاحب ساکن ملتان شہر۔ پسران چوہدری غلام احمد خان صاحب مرحوم (۶) محترمہ اصغری بیگم صاحبہ دختر مرحوم (۷) محترمہ زینب بی بی صاحبہ بیوہ مکرم چوہدری غلام احمد خاں صاحب مرحوم۔

اس درخواست پر مکرم سید امتیاز حسین صاحب امیر جماعت احمدیہ پاکپتن کی تصدیق درج ہے اور پسران کے علاوہ مرحوم کا اور کوئی وارث نہیں ہے۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔ اسکے بعد کوئی عذر نہیں سنا جائے گا

(ناظر دار القضاء)

ضروری اعلان

سید مبارک احمد صاحب سرور انسپکٹر وصایا نظارت بہشتی مقبرہ ربوہ عنقریب ضلع جہلم اور سابق صوبہ سرحد کے دورہ پر روانہ ہو رہے ہیں۔ عہدیداران جماعت احمدیہ سے امید کی جاتی ہے کہ شاہ صاحب موصوف کے ساتھ ہر ممکن تعاون فرمائیں گے

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ ربوہ)

اصلاحی کمیٹی رحیم یارخان

۱۹ رجون کے الفضل میں "اصلاحی کمیٹی رحیم یارخان" کا اعلان کیا گیا تھا۔ اس اعلان میں بعض غلطیاں ہو گئی ہیں۔ ذیل میں ان کی اصلاح کر دی گئی ہے

(۱) خان نصیر احمد خاں صاحب چک ۶۵/P
(۲) چوہدری رحمت علی صاحب آف فیروزہ
(۳) حکیم محمد صدیق صاحب چک ۱۰۶/P

(ناظر اصلاح و ارشاد)

ولادت

عزیزہ سیدہ ناصرہ طیبہ اہلیہ سید بشیر احمد شاہ صاحب کو اللہ تعالیٰ نے بروز دوشنبہ مطابق ۱۱ر جولائی ۱۹۶۶ء بوقت ساڑھے سات بجے شام اللہ تعالیٰ نے پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود سید زمان شاہ صاحب مرحوم آف جہلم کا پوتا اور ڈاکٹر سید ظہور احمد شاہ صاحب واقف زندگی کا نواسہ ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو نیک بخت بنائے اور صحتمند اور لمبی عمر عطا فرما کر خاندان اور سلسلہ کے لئے ہر طرح بابرکت بنائے۔

(خاکسار حسن محمد خاں۔ نائب وکیل التبشیر ربوہ)

درخواست دعا

میرا بھائی سعید احمد صاحب سندھ سانگھڑ میں سخت بیمار ہے۔ اسکی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ آمین

(خاکسار:۔ اقبال احمد راشد دارالیمن ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

ٹوکیو ۱۵ جولائی۔ صدر ایوب نے کہا ہے بھارت جب تک اپنے طرزِ عمل میں تبدیلی نہیں کرتا اس وقت تک اعلان تاشقند سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان پڑوسی ملکوں کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کرنا چاہتا ہے تاکہ ترقی کے کام کی رفتار تیز کی جا سکے۔

انہوں نے یہ بات گزشتہ ہفتہ جاپان کے ایک صحافی کو انٹرویو میں بتائی۔ بھارت سے جنگ کے بعد یہ پہلا موقعہ ہے کہ صدر ایوب نے کسی غیر ملکی اخبار نویس کو انٹرویو دیا ہے۔ یہ انٹرویو انہوں نے راولپنڈی میں دیا تھا۔

ویٹ نام کی جنگ کے متعلق ایک سوال میں صدر ایوب نے کہا کہ جنوبی ویٹ نام کی میری طرف سے مداخلت کی کوشش کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

صدر ایوب نے دو منٹ کے انٹرویو میں بتایا کہ پاکستان کی ڈپلومیسی کا تعلق جغرافیائی پوزیشن سے بہت گہرا ہے مشرقی پاکستان بھارت سے گھرا ہوا ہے اور مغربی پاکستان روس چین اور بھارت سے گھرا ہوا ہے۔ ایسی صورت میں پاکستان تمام دنیا اور خاص طور پر پڑوسی ملکوں سے پُرامن اور دوستانہ تعلقات قائم کرنے کا خواہش مند ہے تاکہ ہم قومی تعمیر کے کام کی رفتار کو تیز کر سکیں۔

ماسکو ۱۵ جولائی۔ بھارت کی وزیراعظم مسز اندرا گاندھی نے روس کے وزیراعظم مسٹر کوسیجن سے پاکستان اور بھارت کے تعلقات کے بارے میں بات چیت کی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ دونوں وزرائے اعظم نے اس بات پر تفصیل سے غور کیا کہ پاک بھارت تنازعات کے حل کے لئے اعلانِ تاشقند پر کس طرح عمل کیا جائے۔

یوگوسلاویہ کی خبر رساں ایجنسی "تنجنگ" نے ایک سرکاری اعلان کے حوالے سے بتایا ہے کہ مسز اندرا گاندھی نے مسٹر کوسیجن سے دنیا کی عام صورتِ حال اور بین الاقوامی مسائل پر بھی تبادلہ خیال کیا۔ روسی وزیراعظم سے رسمی ملاقات کے علاوہ مسز اندرا گاندھی نے روس کے حکام سے متعدد غیر رسمی ملاقاتیں بھی کی ہیں۔ ان ملاقاتوں میں بھارت اور روس کے تعلقات پر تبادلہ خیال کیا گیا۔

قاہرہ ۱۵ جولائی۔ عرب جمہوریہ کے روزنامہ "الاخبار" نے لکھا ہے کہ عرب جمہوریہ کے سائنسدان میزائلوں کو کنٹرول اور گائیڈ کرنے میں امریکہ اور روس کے برابر استعداد رکھتے ہیں۔ اخبار نے گزشتہ تین روز کے دوران عرب جمہوریہ میں میزائلوں کی تیاری کے بارے میں ایک مضمون لکھا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ جمہوریہ میں میزائل کی فیکٹریوں نے گزشتہ چند سالوں میں زبردست کامیابیاں حاصل کی ہیں اور اب عرب جمہوریہ کے پاس اپنے دفاع کے لئے میزائلوں کی کافی تعداد موجود ہے۔

اسلام آباد ۱۵ جولائی۔ حکومت پاکستان نے مسٹر مجیب حسین کو انڈونیشیا میں سفیر نامزد کیا ہے۔ مسٹر مجیب حسین ناگپور یونیورسٹی سے فارغ التحصیل ہیں ۱۹۴۲ء میں وہ فوج میں بھرتی ہوئے۔ اور دوسری جنگ عظیم کے دوران مشرق وسطیٰ میں خدمات انجام دیں۔

بمبئی ۱۵ جولائی۔ بمبئی شہر کو خالی کرانے کا خطرہ ٹل گیا ہے گزشتہ رات دو جھیلوں کے بالائی علاقوں میں زبردست بارش ہوئی جہاں سے بمبئی کے عوام کو پینے کا پانی فراہم کیا جاتا ہے بارش سے بمبئی کے ۴۵ لاکھ عوام نے سکھ کا سانس لیا ہے واضح رہے کہ پانی کی کمی کے باعث بمبئی کے تمام کارخانے بند کر دیئے گئے ہیں۔

جکارتہ ۱۵ جولائی۔ حکومت انڈونیشیا نے افراطِ زر کا مقابلہ کرنے کے لئے سرکاری ملازموں کی تنخواہ تین گنا کر دی ہے۔ یہ خبر جیسے ہی عام ہوئی ملک میں چیزوں کی قیمتوں میں اضافہ ہوگیا۔ تین گنا تنخواہ ہونے کے بعد نچلے درجہ کے سرکاری ملازم کی تنخواہ ۲۰۰ انڈونیشی روپے بنتی ہے جو ۲۹ شلنگ سے کچھ زیادہ ہے ملازموں کو مفت چاول، صابن اور مٹی کے تیل کا الاؤنس بھی ملتا ہے۔

نئی درآمدی پالیسی کا اعلان

راولپنڈی ۱۵ جولائی۔ حکومت پاکستان نے سالِ رواں کے لئے درآمدی پالیسی کا اعلان کر دیا ہے۔ جس کے تحت فری لسٹ میں اشیاء کی تعداد ۱۲ سے بڑھا کر ۵۶ کر دی گئی ہے۔ او۔ جی۔ ایل کی فہرست ختم کر دی گئی ہے اور اس کی کچھ اشیاء فری لسٹ میں اور باقی لائسنسنگ لسٹ میں شامل کر دی گئی ہیں۔

درآمد برآمد کے چیف کنٹرولر نے کل نئی پالیسی کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ درآمدی پالیسی بہت غور و خوض سے تیار کی گئی ہے اور اس میں تمام صنعتوں کی مشینری اور خام مال کی ضروریات پوری کرنے کا خاص طور پر خیال رکھا گیا ہے تاکہ ملکی صنعتوں کی پیداوار بڑھانے اور عوام کی ضروریات پورا کرنے میں مدد ملے گی۔

چیف کنٹرولر نے بتایا کہ فری لسٹ اور لائسنسنگ لسٹ پر جو اشیاء درآمد کی جائیں گی ان سب کے بارہ میں حکومت نے اس بات کا خاص اہتمام کیا ہے کہ عوام کی ضروریات کے مطابق پوری مقدار میں اشیاء درآمد کی جائیں اور مارکیٹ پر کسی خاص پارٹی یا پارٹیوں کا قبضہ نہ ہونے دیا جائے۔

فری لسٹ میں جو نئی اشیاء شامل کی گئی ہیں ان میں سائنسی تحقیق کا کام۔ ایکسرے اور ای سی جی کا سامان ڈاکٹروں کے استعمال کے آلات اور سرجری کا سامان اور تیل کے کنوئیں کھودنے کا سامان بھی شامل ہے۔

مشرقی پاکستان کے لئے جو اشیاء خاص طور پر درآمد کی جا سکیں گی ان میں باریک سوتی دھاگہ۔ کوئلہ۔ سوڈا ایش گیس اور سلیٹ کا پتھر شامل ہیں۔ تمام درآمد کنندگان کو انڈونیشیا سے خام تیل۔ کھوپرا۔ خام ربڑ درآمد کرنے کی اجازت ہوگی اور جی۔ ایل سی سے بعض اشیاء مثلاً پودے، سبزیاں، پھلوں کے بیج وغیرہ فری لسٹ میں شامل کر دی گئی ہیں۔

نئی درآمدی پالیسی کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ بونس کی فہرست میں شامل صنعتوں کی تعداد ۱۸۰ سے گھٹا کر ۶۵ کر دی گئی ہے بونس فہرست میں شامل اور دوسری سب صنعتوں کو یہ خاص سہولت حاصل ہوگی کہ وہ اپنی ضرورت کا خام مال فیصد کی پابندی کے بغیر درآمد کر سکیں۔ اس طرح تمام صنعتوں کو اپنے کارخانوں کو متوازی بنانے۔ جو یہ مشینری لگائے اس میں توسیع کرنے کے لئے ہر قسم مشینری بونس پر سے درآمد کرنے کی اجازت ہوگی۔ البتہ یہ درآمد صنعتی سرمایہ کاری کے شیڈول کے مطابق ہوگی۔

درآمد برآمد کے چیف کنٹرولر نے بتایا کہ نئی درآمدی پالیسی کے بارے میں حکومت نے جو پالیسی گزشتہ چند سال میں اختیار کی ہے اس کی وجہ سے درآمدی تجارت میں زیادہ سے زیادہ افراد کو حصہ لینے کا موقع مل رہا ہے اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ مشرقی پاکستان میں جہاں ۱۹۶۱ء میں درآمدی تاجروں کی تعداد ۷۰۳۵ تھی اب یہ تعداد ۲۲۰۰۰ تک پہنچ گئی ہے اسی طرح مغربی پاکستان میں درآمدی تاجروں کی تعداد ۸۷۳۱ سے بڑھ کر ۲۴۵۰۰ ہوگئی ہے۔

چیف کنٹرولر نے کہا کہ حکومت کو یہ علم ہے کہ بعض حلقوں میں یہ خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ فری لسٹ پر بے روک ٹوک درآمد سے غلط طور پر ایسی اشیاء کی درآمد نہ ہو جائیں جس سے مارکیٹ میں ابتری پیدا ہو۔ یا یہ کہ بعض تجارتی پارٹیوں کی اجارہ داری قائم ہو جائے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت خاص طور پر ایسے انتظامات کرے گی کہ ہر قسم کا سامان مناسب مقدار میں درآمد کیا جائے اور بازار میں نہ کسی چیز کی بہتات ہو نہ قلت۔

چیف کنٹرولر نے اقدامات کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ فری لسٹ اور دوسرے لائسنسوں کے سلسلہ میں نئے ایل سی اس وقت کھولے جا سکیں گے جب کہ سابقہ درآمدی لائسنس کے تحت درآمد شدہ مال کے ۷۵ فیصد کے لیٹر آف انڈیمنٹی پیش نہ کر دیئے جائیں اس کا اطلاق امریکی امداد کے تحت آنے والے اور مال کے بدلے مال کے اصول پر آنے والا مال دونوں پر ہوگا۔

نئی پالیسی کے تحت تیار شدہ انگریزی ادویات اور ان کے اجزاء۔ کتابوں، ٹائپ رائٹر اور مشینری وغیرہ کے لئے فراخدلانہ لائسنس جاری کئے جائیں گے

علاج بذریعہ خط و کتابت
دمہ۔ بواسیر۔ ناسور اور دردوں کی اکسیر دوا کے لئے
منیجر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی مرسلہ

موجودہ دور کے تقاضوں سے آگاہ رہنے کے لئے ماہنامہ "انصار اللہ" ربوہ کا باقاعدگی سے مطالعہ کیجئے
سالانہ چندہ ۶ روپے
(قائد اشاعت انصار اللہ مرکزیہ)

ہر کام کو صحیح طریقوں سے انجام دینا ضروری ہوتا ہے

جب تک صحیح اور مقررہ طریق اختیار نہ کیا جائے کامیابی حاصل نہیں ہوتی

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ البقرہ کی آیت وَلَیْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہوئے:-

" وَلَیْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا

کہتے ہیں اسلام سے پہلے عربوں کا دستور تھا کہ جب وہ حج کے لئے احرام باندھ لیتے اور اس دوران میں انہیں گھر آنے کی ضرورت پیش آتی تو وہ دروازوں سے آنے کی بجائے گھروں کی پشت سے دیوار پھاند کر آتے تھے۔ ممکن ہے یہ آیت اسی کے متعلق ہو کہ تم ایسا نہ کرو۔ مگر میرے نزدیک چونکہ اس آیت سے پہلے گھروں کی پشت سے داخل ہونے کا کوئی ذکر نہیں اس لئے اس آیت کے یہ معنے نہیں کہ تم گھروں میں ان کی پشت سے داخل نہ ہو بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر کام کو سرانجام دینے کے جو صحیح طریق مقرر کئے گئے ہیں تم اُن سے کام لو ورنہ تمہیں کامیابی حاصل نہ ہوگی چنانچہ دیکھ لو اس سے پہلے یہ سوال بیان کیا گیا ہے کہ رمضان میں تو ہم نے مشقت برداشت کی اور خدا تعالیٰ ہمیں مل گیا۔ اب ہمیں بتایا جائے کہ باقی مہینوں میں ہم نفس کشی کے لئے کیا کریں اور کون کون سے طریق اختیار کریں۔ خدا تعالیٰ نے بتایا کہ تمہاری خواہش نیک ہے مگر یہ یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ تک پہنچنے کا یہ ذریعہ نہیں کہ زیادہ تکلیف اٹھاؤ بلکہ حقیقی ذریعہ یہ ہے کہ جو طریق ہم نے نیکی میں ترقی کرنے کے تمہیں بتائے ہوئے ہیں تم ان پر عمل کرو تمہیں خود بخود اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو جائے گا۔ اور اگر تم ایسا نہ کرو تو تمہاری مثال ایسی ہی ہوگی جیسے کوئی آقا اپنے ملازم کو بلائے اور وہ دیر کر کے آئے تو پوچھے تم دیر کر کے کیوں آئے ہو۔ اس پر وہ کہہ دے کہ دروازے سے نہیں آیا بلکہ دیوار پھاند کر آیا ہوں اور مجھے دیوار پھاندنے میں بہت دیر لگ گئی تھی اس لئے میں جلدی نہیں پہنچ سکا۔ اگر وہ یہ جواب دے تو کیا تم سمجھ سکتے ہو کہ اس جواب سے اس کا آقا خوش ہو جائے گا۔ اور اسے انعام دیا جائے گا اور کہے گا کہ چونکہ یہ دیوار پھاند کر آیا ہے اور اس نے بڑی مشقت برداشت کی ہے اس لئے اُسے ترقی دی جائے! اسی طرح خواہ مخواہ مشقت اٹھا کر اپنی طرف سے نئی نئی راہیں ایجاد کرنا اور اُن پر اپنا وقت ضائع کرنا اور اپنے قویٰ کو نقصان پہنچانا کوئی نیکی نہیں۔ نیکی یہ ہے کہ لوگ اپنے آسمانی آقا کی آواز پر لبیک کہیں اور اس راستہ کو اختیار کریں جو شریعت نے اُن کے لئے مقرر کر دیا ہے۔ غرض اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ وہ طریق جو ہم نے تمہیں بتائے ہوئے ہیں۔ اگر ان کے ذریعہ سے تم میرے پاس آؤ گے تو مجھ تک پہنچ سکو گے اور اگر اور ذرائع عمل میں لاؤ گے اور ان میں تمہیں محنت بھی زیادہ کرنی پڑے تو یہ زیادہ محنت کرنا تمہیں خدا تعالیٰ تک نہیں پہنچائے گا۔ جیسا کہ ہندوؤں میں سے بعض الٹے لٹکے رہتے ہیں۔ بعض اپنے ہاتھ کھڑے رکھ کر خشک کر لیتے ہیں۔ مگر انہیں خدا تعالیٰ کی کوئی رضا حاصل نہیں ہوتی۔ اس کے مقابلہ میں مسلمان بھی عبادتیں کرتے ہیں جو مشقت میں ان سے بہت کم ہوتی ہیں لیکن پھر بھی وہ رضائے الٰہی کو حاصل کر لیتے ہیں۔" (تفسیر سورۃ البقرہ ۴۱۰)

تلاش گمشدہ: میرا بچہ عبدالواحد عمر ۱۶ سال ۱۲/۷/۶۶ کی شام سے بلا اطلاع کہیں چلا گیا ہے اگر کسی دوست کو اس کے متعلق علم ہو تو ازراہ کرم ذیل کے پتہ پر اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔ بچہ اگر خود یہ اعلان پڑھے تو فوراً گھر واپس آجائے گھر کے سب افراد بے حد پریشان ہیں۔

(عبدالسلام مالی دفتر مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ ضلع جھنگ)

محترم میاں رحم دین صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ

ربوہ۔ افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی اور حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ عنہ کے دیرینہ خادم محترم میاں رحم دین صاحب آف مالیرکوٹلہ مورخہ ۱۴ اور ۱۵ جولائی ۱۹۶۶ء کی درمیانی رات ایک بجے کے قریب سرگودھا میں اپنے داماد مکرم چوہدری شریف احمد صاحب کے ہاں بعمر قریباً ۸۱ سال وفات پا گئے۔

مرحوم کا جنازہ مورخہ ۱۵ جولائی بروز جمعۃ المبارک سرگودھا سے ربوہ لایا گیا۔ نماز جمعہ کے بعد امیر مقامی محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں نماز جمعہ کے لئے آئے ہوئے ہزاروں احباب نے شرکت کی۔ بعد ازاں جنازہ بہشتی مقبرہ لے جا کر مرحوم کی نعش کو قطعہ صحابہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے دعا کرائی۔

محترم میاں رحم دین صاحب بہت مخلص احمدیت کے فدائی دیندار اور دعا گو بزرگ تھے آپ کو اپنی زندگی میں ایک خصوصی شرف حاصل تھا اور وہ یہ کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یورپ کے دونوں تاریخی سفروں میں آپ کو خادم کی حیثیت سے وہاں حضور رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جانے اور خدمات بجا لانے کی سعادت نصیب ہوئی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم میاں رحم دین صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور اپنے خاص مقام قرب سے نوازے۔ اور جملہ پسماندگان کا دین و دنیا میں ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین

محترم خان بہادر چوہدری نعمت خان صاحب وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ

ربوہ۔ افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم خان بہادر چوہدری نعمت خان صاحب ریٹائرڈ سیشن جج ۱۴ اور ۱۵ جولائی ۱۹۶۶ء کی درمیانی شب لائل پور میں بعمر قریباً ۹۰ سال وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ۔

محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع لائل پور اور وہاں کے متعدد دیگر مقامی احباب جنازہ مورخہ ۱۵ جولائی بروز جمعۃ المبارک ربوہ لائے۔ بعد نماز جمعہ امیر مقامی محترم جناب مولانا ابوالعطاء صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں نماز جمعہ کے لئے آئے ہوئے ہزاروں احباب شریک ہوئے بعد ازاں جنازہ مقبرہ بہشتی لے جا کر نعش کو وہاں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے دعا کرائی۔

محترم چوہدری نعمت خان صاحب مرحوم بیگم پور ضلع ہوشیار پور کے رہنے والے تھے بہت مخلص فدائی دیندار عبادت اور دعاؤں میں خاص شغف رکھنے والے بزرگ تھے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی نمایاں خدمات سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائی سالہا سال تک مجلس شوریٰ کی سب کمیٹی نظارت میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کو سب کمیٹی بجٹ کا صدر مقرر فرماتے رہے۔ بعض اہم امور کے متعلق حضور رضی اللہ عنہ خاص طور پر آپ سے مشورہ لیا کرتے تھے۔ پھر سالہا سال تک جلسہ سالانہ کے ایک نہ ایک اجلاس کی صدارت کے فرائض سرانجام دینے کی غیر معمولی سعادت آپ کے حصہ میں آتی رہی۔ دینی شعار کی پابندی آپ کا خاص وصف تھا۔ بہت باوقار اور پر اثر شخصیت کے مالک تھے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم چوہدری صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام قرب سے نوازے اور آپ کے پسماندگان اور دیگر اعزہ کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے اور آپ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اخلاص و دیانت کا اعلیٰ نمونہ پیش کرنے کی غیر معمولی توفیق بخشے۔